خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار | 22۔ دسمبر 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 292 | اتوار 10 شعبان۔ 1417ھ 22 فتح 1375ہش 22 دسمبر 1996ء

اعلان بابت التواء جلسہ سالانہ ربوہ 1996ء

امسال 26-27-28 دسمبر 1996ء کو جلسہ سالانہ کے ربوہ میں انعقاد کی اجازت کے لئے حکومت کو درخواست کی گئی تھی لیکن حکومت کی طرف سے جلسہ کے انعقاد کی منظوری کی تاحال اطلاع نہیں ملی۔

اس لئے حضرت امام جماعت احمدیہ کی اجازت سے جلسہ سالانہ ربوہ 1996ء کا انعقاد ملتوی کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

توبہ کے معنے ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بد کام سے رجوع کرنا۔ توبہ کوئی برا کام نہیں ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ توبہ کرنے والا بندہ خدا کو بہت پیارا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام بھی توّاب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنے گناہوں اور افعال بد سے نادم ہو کر پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ اس بد کام سے باز رہنے کا عہد کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رجوع کرتا ہے رحمت سے۔ خدا انسان کی توبہ سے بڑھ کر توبہ کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر انسان خدا کی طرف ایک بالشت بھر جاتا ہے تو خدا اس کی طرف ہاتھ بھر آتا ہے۔ اگر انسان چل کر آتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر آتا ہے یعنی اگر انسان خدا کی طرف توجہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی رحمت، فضل اور مغفرت میں انتہاء درجہ کا اس پر فضل کرتا ہے، لیکن اگر خدا سے منہ پھیر کر بیٹھ جاوے تو خدا تعالیٰ کو کیا پروا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 608)

نصرت جہاں اکیڈمی میں ایک تقریب

○ مورخہ 12-12-96 بروز جمعرات نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لنڈن تھے۔ جبکہ صدر مجلس جناب مولانا نسیم سیفی صاحب تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد تین طلباء نے حضرت بانی سلسلہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ نظم کے بعد مکرم محمد خالد صاحب گورایہ پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی نے مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ اور دینی میدان میں ان کی خدمات کو سراہا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے بچوں کے ذہنی معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے انتہائی خوبصورت۔ سادہ مگر دل نشین انداز میں تقریر فرمائی۔ مہمان خصوصی کی تقریر کے بعد محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے بڑے پیارے انداز میں مہمان خصوصی کے والد ماجد خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری سے اپنی رفاقت کا ذکر فرماتے ہوئے کچھ بیتے واقعات بڑے خوبصورت انداز میں بیان کرکے حاضرین مجلس و طلباء کی معلومات میں اضافہ کیا۔ آپ نے اس نظم کی بھی تعریف کی جو بچوں نے خوش الحانی سے مجلس میں پیش کی۔

آخر میں مکرم طاہر نسیم صاحب وائس پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی نے مہمان خصوصی اور صدر گرامی کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اس بابرکت تقریب کا اختتام دعا سے ہوا۔ جو مولانا نسیم سیفی صاحب نے کروائی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض راجہ فاضل احمد نے ادا کئے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک امیرالدین ناصر صاحب ٹویوٹا موٹرز فیصل آباد کے بھائی مکرم ملک منیرالدین صاحب ابن ملک ظہور الدین دھرم کوٹی رفیق حضرت بانی سلسلہ جو کہ جرمنی میں مقیم تھے بقضائے الٰہی مورخہ 17-12-96 بعد از دوپہر وفات پاگئے۔

جنازہ مورخہ 23-12-96 بوقت ایک بجے بعد از دوپہر دارالضیافت سے اٹھایا جائے گا۔

اخلاص اور نیک نیتی کے ساتھ اعمال صالحہ بجالاؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

انسان خدا سے دور ہو کر ہی انانیت کا چولہ نہیں اوڑھتا اور تکبر اور فخر اور اپنے آپ کو کچھ سمجھنے کی لعنت میں مبتلا نہیں ہو جاتا اور خدا سے دوری کی راہوں کو اختیار کرنے کے بعد ہی اس قسم کی انا کا، انانیت کا مظاہرہ نہیں کرتا جس قسم کی انانیت کا مظاہرہ فرعون نے انا ربکم الاعلیٰ کہہ کر کیا تھا بلکہ خدا پر ایمان لانے کے بعد بھی اس ابتلاء کا دروازہ انسان پر کھلا رہتا ہے (دین حق) نے مذہب کی جو بنیادی حقیقت ہمیں سمجھائی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کا کام ہے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے پر اخلاص کے ساتھ اور نیک نیتی کے ساتھ ان اعمال کو وہ بجالائے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ بجالاؤ اور ان سے اجتناب کرے جن سے بچنے کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ اعمال کو قبول کرنا یا نہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ان چھپی ہوئی پوشیدہ ایسی کمزوریوں کو جاننا جن پر انسان خود بھی اطلاع نہیں رکھتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ یہ انسان کر ہی نہیں سکتا۔ اس لئے (دین حق) کی اس تعلیم کا جو حصہ ہے اس کا خلاصہ...... اس فقرہ میں بیان کیا ہے کہ سب کچھ کرنے کے بعد سمجھو کہ کچھ نہیں کیا۔ اس لئے کہ قبول کرنا یا نہ کرنا، یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ کوئی شخص ساری ساری رات خدا کے حضور بظاہر دعائیں کرنے کے باوجود خدا کا پیارا نہیں بنتا۔ مالی قربانیاں دینے کے بعد، وقت کی قربانی دینے کے بعد، نفس کی قربانی دینے کے بعد، عزت کی قربانی دینے کے بعد خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک خدا تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول نہ کرے۔ اس سلسلہ میں حکم کلام الٰہی میں یہ بیان ہوا ہے کہ (-) خود اپنے نفس کو اور ایک دوسرے کو (یہ دونوں مفہوم اس میں آتے ہیں) پاک اور مطہرنہ قرار دیا کرو۔

(از خطبہ 5۔ اکتوبر 1979ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

ضروری بات خدا شناسی ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور جزا سزا پر ایمان ہو۔ اس کی کمی سے دنیا میں فسق وفجور ہو رہا ہے۔ لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف اور گناہوں کی طرف بہت ہے۔ دن اور رات یہی فکر ہے کہ کسی طرح دنیا میں دولت، وجاہت، عزت ملے۔ جس قدر کوشش ہے خواہ کسی پیرایہ میں ہو مگر وہ دنیا کے لئے ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے ہرگز نہیں۔ دین کا اصل لب اور خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو۔

خدا تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

22- فتح 1375 ھش 22 - دسمبر 1996ء

تجزیہ - ہمارا استاد

ہم صبح کے وقت جاگے اور رات کو سوئے۔ دن بھر کچھ نہ کچھ کرتے رہے۔ بعض ایسی باتیں جو شعوری طور پر کی گئیں اور بعض ایسی باتیں جو لاشعوری طور پر کی گئیں لیکن سوچا نہیں کہ کیا کیا اور کیوں کیا۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ رات کو سونے سے پہلے دن بھر کی باتوں کا تجزیہ کریں۔ کیا کچھ کیا اور کیوں کیا۔ کیا کچھ نہیں کیا۔ یعنی رات کے وقت اگر یہ تجزیہ کیا جائے تو ہم آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ آج فلاں بات کی ہے۔ اچھی نہیں تھی۔ کل نہیں کرنی چاہئے۔ یا آج فلاں بات کی ہے تو کچھ اچھی ہی لگی ہے کل اس سے بھی بہتر کوئی بات کرنی چاہئے۔ یہی تجزیہ ہماری زندگی کو بہتر سے بہتر بنا سکتا ہے اور جب تک ہم ایسا نہ کریں نہیں کہا جا سکتا کہ ہمارے گزرے ہوئے کل سے ہمارا آج کا دن بہتر ہے اور آج کے دن کی نسبت آنے والا کل بہتر ہو گا۔ یہ بات تجزیہ سے ہی پتہ چلتی ہے کہ ہم کیا کچھ کر رہے ہیں اور کیوں کر رہے ہیں۔ ہماری کونسی خوبی سامنے آ رہی ہے یا ہماری کونسی خامی سر اٹھا رہی ہے۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنا تجزیہ کرتے رہیں اور تجزیے کا سب سے بہتر وقت رات کو سونے سے پہلے کا وقت ہے۔ ہم دیکھیں کہ صبح اٹھ کے ہم کس کس سے ملے کس کس سے کیا سلوک کیا اپنی ذات میں ہم نے کیا سوچا اور جو کچھ سوچا اس پر کس حد تک عمل پیرا ہو سکے۔ ہمارے لئے یہ تجزیہ ایک گراف بنتا چلا جائے گا۔ ہر روز جب ہم اس بات پر غور کریں گے تو ہمیں پتہ چلے گا کہ ہماری خامیاں کم ہو رہی ہیں اور خوبیاں بڑھ رہی ہیں یا خوبیاں کم ہو رہی ہیں اور خامیاں بڑھ رہی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ تجزیہ کرنے سے خوبیوں کے ہی بڑھنے کا امکان ہے۔ اور خامیوں کے کم ہونے کا امکان ہے اور اگر خامیاں کم ہوتی چلی جائیں اور خوبیاں بڑھتی چلی جائیں تو کہا جا سکتا ہے کہ انسان نیکی کے راستے پر رواں دواں ہے۔ خدا کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ ویسی زندگی بسر کر سکتا ہے یا کر رہا ہے جیسی کہ اسے بسر کرنی چاہئے۔ جیسی زندگی سے خدا تعالیٰ بھی خوش ہوتا ہے اور اس کے آس پاس کے لوگ بھی خوش ہوتے ہیں۔

پس جہاں تک تجزیے کا تعلق ہے یہ ہمارا بہت اچھا استاد ہے۔ بعض اوقات ہمیں خیال آتا ہے کہ ہم کسی شخص کے پاس سے گزر گئے نہ اس نے سلام کیا نہ ہم نے سلام کیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خیال یہ آئے کہ آخر اس نے بھی تو سلام نہیں کیا اگر ہم نے نہیں کیا تو کیا ہوا۔ لیکن تجزیہ کرتے وقت اور ایسی باتوں پر غور کے ساتھ سوچتے وقت دل میں یہی خیال پیدا ہو گا کہ اس نے سلام نہیں کیا تو کیا ہوا ہمیں سلام کرنا چاہئے تھا۔ بات تو چھوٹی سی ہے لیکن نیکی کی بات ہے۔ اور نیکی کی چھوٹی چھوٹی باتیں جمع ہوتے ہوتے بہت بڑی باتوں میں ڈھل جاتی ہیں۔

پس اگر آج رات ہم نے یہ سوچا کہ ہم نے کسی کو سلام نہیں کیا۔ تو یقیناً کل ہم سلام کریں گے۔ گویا کہ ہم نے بہتری کی طرف ایک قدم اٹھا لیا ہے۔ ہم نے کسی گرے پڑے شخص کو دیکھا اور سمجھا کہ اور لوگ بھی تو موجود ہیں ہمارا ہی تو یہ کام نہیں ہے کہ ہم اسے اٹھائیں۔ اس وقت تو ہم اس کے پاس سے گزر گئے۔ لیکن جب رات کے دھیمے پن میں ہم اس بات پر سوچیں گے تو یقیناً ہمیں یہ خیال آئے گا کہ اگر ہم اسے اٹھانے کی کوشش کرتے تو یہ تو خاصی اچھی بات تھی۔ ہم نے کر کیوں نہ لی۔ اسے چھوڑ کیوں دیا اور اگرچہ وہ واقعہ تو ہو چکا لیکن ایسے واقعات تو پھر بھی ہو سکتے ہیں۔ اور ہوتے ہی رہتے ہیں۔ پس اگلے دن کے لئے یا آئندہ وقت کے لئے ہم نے ایک رنگ میں اپنے آپ کو تیار کر لیا کہ اگر کوئی گرا پڑا شخص ہو گا تو کسی اور کو موقعہ دینے کی بجائے ہم خود آگے بڑھ کر اسے اٹھائیں گے۔

کسی نے ہم سے راستہ پوچھا اور ہم نے سنی ان سنی کر دی۔ وہ بچارا بھٹکتا رہا۔ اس وقت تو ہم نے اس بات کی پرواہ نہیں کی۔ شعوری یا لاشعوری طور پر اسے جواب نہیں دیا لیکن سونے کے وقت جب ہمیں یہ بات یاد آئے گی۔ تو یقیناً اسی لئے یاد آئے گی ہم یہ تجزیہ کریں کہ یہ بات اچھی تھی یا بری۔ اور یقیناً ہمارا دل اس بات کی گواہی دے گا کہ ہم نے اچھا نہیں کیا۔ اگر ہم ایک لمحے کے لئے ٹھہر جاتے اور اسے راستہ بتا دیتے تو ہمارے دل کو بھی اس نیکی سے تسکین حاصل ہوتی اور وہ بیچارہ بھی بھٹکتا نہ پھرتا۔

ایسی ہی ایک مثال حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی زندگی میں ہمیں ملتی ہے۔ آپ سیر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ کئی احباب ساتھ تھے۔ ایک بڑھیا نے راستے میں ان میں سے کسی سے کہا کہ یہ دو چار سطریں آپ پڑھ دیں۔ کوئی خط ہو گا۔ لیکن انہوں نے یہ سمجھ کر کہ اس وقت ہم حضرت صاحب کے ساتھ سیر کے لئے جا رہے ہیں ہمیں رکنا نہیں چاہئے اور یہ خط پڑھے بغیر آگے نکل گئے۔ اس عورت نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے گزارش کی تو آپ وہاں ٹھہر گئے آپ نے وہ خط پڑھا اور اس بڑھیا کو سمجھا دیا کہ اس میں کیا لکھا ہے اور پھر آپ نے فرمایا کہ دیکھو یہ چھوٹی سی بات تھی اس سے انکار اچھا نہیں لگتا۔ اس بڑھیا کا یہ چھوٹا سا کام کر کے کوئی شخص بھی اپنے اعمال نامے میں نیکی لکھا سکتا تھا۔

بات یہ ہے کہ ہم عام طور پر تجزیہ کرنے کے قائل ہی نہیں جیسی کیسی بھی زندگی بسر کر رہے ہیں کرتے چلے جاتے ہیں نہ کل سے آج ہمارا بہتر ہے اور نہ آج سے کل بہتر ہو گا۔ یہ محض اس لئے کہ ہم نے تجزیے کی عادت نہیں ڈالی۔ جبکہ ہمیں نصیحت تو یہی کی گئی ہے کہ رات کو سوتے وقت تجزیہ کریں۔ کیا کیا اور کیا نہیں کیا۔ جو کیا وہ کیوں کیا۔ اور جو نہیں کیا وہ کیوں نہیں کیا۔ اور رات کا وقت سونے سے پہلے کا ایسا وقت ہے کہ جب انسان بڑی حاضر دماغی کے ساتھ ان باتوں پر غور کرتا ہے۔ شعوری اور لاشعوری باتوں کو اپنے سامنے رکھ کر سوچنے لگتا ہے کہ ایسا کیوں کیا اور یہ سوچ اسے زندگی کا راستہ متعین کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اگر کچھ کرنا چاہئے تھا اور نہیں کیا تو آئندہ یقیناً وہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور اگر اس نے کچھ کیا ہے جو اسے نہیں کرنا چاہئے تھا۔ تو وہ آئندہ اس سے رکے گا۔ گویا کہ یہ تجزیہ ہماری زندگی کا ایک ایسا استاد ہے جو ہمیں ڈانٹتا ڈپٹتا بھی نہیں۔ سزا بھی نہیں دیتا۔ لیکن قدم بہ قدم ہماری رہنمائی کرتا چلا جاتا ہے۔ ہر بات کو جب ہم سامنے لا کر اس پر غور کرتے ہیں تو اس سلسلے میں آئندہ سیدھا قدم اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اگر ہم یہ عادت ڈال لیں تو یقیناً ہماری خامیاں آہستہ آہستہ دور ہو سکتی ہیں۔ ہماری خوبیاں آہستہ آہستہ بڑھنے لگتی ہیں۔ ہم اپنے گناہوں سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم نے کہا ہے اگر ہم ایسا نہ کریں تو یقیناً ہماری زندگی میں کوئی تغیر نہیں آئے گا۔ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہی کچھ کرتے رہیں گے۔ اور جو نتائج اب نکل رہے ہیں وہی نتائج نکلتے رہیں گے۔ حالانکہ یہ انسان کی زندگی کی ناکامی کا سبب بنتا ہے۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم اپنا تجزیہ کرتے رہیں۔ قبل اس کے کہ لوگوں کو ہمارا تجزیہ کرنے کا موقعہ ملے۔ یہ زیادہ بہتر ہے کہ ہم یہ عادت اپنا لیں۔ چند ہی دنوں میں ہم دیکھیں گے کہ اس تجزیے کی بناء پر کئی خامیوں کو ہم نے خیرباد کہہ دیا ہے اور کئی خوبیوں کو ہم نے اپنا لیا ہے۔ اور اس طرح ہماری زندگی بہتر سے بہتر ہوتی چلی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ مذاہبِ عالم

29 دسمبر 1896ء کو جلسے کا آخری اجلاس منعقد ہوا- اس دن اگرچہ جلسہ کی کارروائی دستور سابق کے خلاف نو بجے صبح رکھی گئی تھی- لیکن ابھی نو بھی نہ بجنے پائے تھے کہ سامعین کا ہجوم شروع ہو گیا- ٹھیک مقررہ وقت پر مولانا عبدالکریم صاحب نے حضرت صاحب کے پر معارف مضمون کا بقیہ حصہ اپنی گذشتہ شان کے ساتھ پڑھنا شروع کیا اور پھر 27 دسمبر کا سماں بندھ گیا- ہر شخص ہمہ تن گوش بنا سن رہا تھا- اس بقیہ مضمون کی ایک اعجازی خصوصیت یہ تھی کہ جلسہ میں غیر مسلم مقررین کی طرف سے بالواسطہ یا بلاواسطہ اسلامی تعلیمات اور قرآنی صداقتوں پر جو اہم اعتراضات وارد کئے گئے تھے- ان کا شافی جواب اس مضمون کے اندر موجود تھا (-) یہ مضمون پوری شان و شوکت سے ختم ہوا- سب لوگوں نے مبارک باد دی - مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی طوعاً و کرہاً قائل ہو گئے کہ یہ تمام تاثیر خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی- اور یہ مضمون فتح کا موجب ہوا- ملک بھر میں اس مضمون کی دھوم مچ گئی- اور ہر طرف اسی کے چرچے ہوئے- اور ہر ایک کہتا تھا کہ آج اسلام کی فتح ہوئی- اور حضرت صاحب کا مضمون ہی بالا رہا- شاندار فتح کا اعتراف ملک کے بیس کے قریب اخبارات مثلاً سول اینڈ ملٹری گزٹ 'پیسہ اخبار' چودھویں صدی راولپنڈی- سراج الاخبار- مشیر ہند لاہور- صادق الاخبار (بہاولپور) مخبر دکن- پنجاب اوبزرور- وزیر ہند (سیالکوٹ) اور جنرل و گوہر آصفی (کلکتہ) نے کیا اور بڑے نمایاں انداز میں خبر شائع کر کے آپ کو خراج تحسین ادا کیا- اور اس مضمون کی تعریف میں کالموں کے کالم بھر دیئے-

اخبار سول اینڈ گزٹ (لاہور) نے لکھا کہ اس جلسہ میں سامعین کی دلی اور خاص دلچسپی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے لیکچر کے ساتھ تھی- اخبار چودھویں صدی نے کہا کہ ان لیکچروں میں سب سے عمدہ بہترین لیکچر جو جلسہ کی روح رواں تھا مرزا غلام احمد قادیانی کا لیکچر تھا- جس کو مشہور فصیح البیان مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے نہایت خوش اسلوبی سے پڑھا- یہ لیکچر دو دن میں تمام ہوا- 27 دسمبر کو تقریباً چار گھنٹے اور 29 کو دو گھنٹے تک ہوتا رہا- کل چھ گھنٹے میں یہ لیکچر تمام ہوا جو حجم میں سو صفحہ کلاں تک ہو گا- غرضیکہ مولوی عبدالکریم صاحب نے یہ لیکچر شروع کیا اور کیسا شروع کیا کہ تمام سامعین لٹو ہو گئے- فقرے فقرے پر صدائے آفرین و تحسین بلند تھی اور بسا اوقات ایک ایک فقرہ کو دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین کی طرف سے فرمائش کی جاتی تھی- عمر بھر انہوں نے ایسا خوش آئند لیکچر نہیں سنا - دیگر مذاہب میں سے جتنے لوگوں نے لیکچر دیئے - سچ تو یہ ہے کہ جلسہ کے مستفسرہ سوالوں کے جواب بھی نہیں تھے - عموماً سپیکر صرف چوتھے سوال پر ہی رہے - اور باقی سولوں کو انہوں نے

بہت ہی کم مس کیا اور زیادہ تر اصحاب تو ایسے بھی تھے کہ جو بولتے تو تھے مگر اس میں جاندار بات ایک آدھ ہوتی - تقریریں عموماً کمزور سطحی خیالات کی تھیں- بجز مرزا صاحب کے لیکچر کے جو ان سوالات کا علیحدہ علیحدہ مکمل اور مفصل جواب تھا- اور جس کو حاضرین جلسہ نے نہایت ہی توجہ اور دلچسپی سے سنا- اور بڑا بیش قیمت اور عالی قدر خیال کیا- ہم مرزا صاحب کے مرید میں نہ ہم کو ان سے کوئی تعلق ہے- لیکن انصاف کا خون ہم کبھی نہیں کر سکتے- اور نہ کوئی سلیم فطرت اور صحیح کانشس اس کو روا رکھ سکتا ہے ......اخبار جنرل و گوہر آصفی (کلکتہ) نے 24 جنوری 1897ء کی اشاعت میں صفحہ دو پر جلسہ اعظم منعقدہ لاہور اور فتح اسلام کے دوہرے مضمون سے لکھا-

چونکہ ہمارے اخبار کے قارئین اس جلسہ کے متعلق ایک خاص دلچسپی ظاہر کر چکے ہیں للہذا ہم اپنے شائق ناظرین کو اس کے درجہ آخر مختصر حالات سے اطلاع دینی ضروری سمجھتے ہیں-

جہاں تک ہم نے دریافت کیا ہے ہر ایک طالب حق کو اس جلسہ کی حالت معلوم کرنے کے لئے بڑا ہی شائق پایا ہے- کون دل ہو گا جو حق کا متلاشی نہ ہو گا- کون آنکھ ہو گی جو حق کی چمک دیکھنے کو تڑپتی نہ ہو گی کون دماغ ہو گا جو حق کی جانچ پڑتال کی طرف مائل نہ ہو گا- پھر ہم کیونکر یہ امید نہیں کر سکتے کہ اپنے ناظرین کی روحیں اس جلسے کی کارروائی کی دریافت کے لئے مضطرنہ ہونگی- کیا یہ اضطرار کو دور کرنا ہمارا فریضہ نہیں- بے شک ہے- اور ضرور ہے- اور اسی لئے ہے جو ہم نے خاص انتظام کر کے اس جلسہ کے حالات کو دریافت کیا ہے جنہیں ہم اب ہدیہ ناظرین کیا چاہتے ہیں- پیشتر اس کے کہ ہم کارروائی جلسہ کی نسبت گفتگو کریں ہمیں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ہمارے اخبار کے کالموں میں جیسا کہ اسکے ناظرین پر واضح ہو گا یہ بحث ہو چکی ہے کہ اس جلسہ اعظم مذاہب میں اسلامی وکالت کے لئے سب سے زیادہ لائق کون شخص تھا- ہمارے ایک معزز نامہ نگار صاحب نے سب سے پہلے خالی الذھن ہو کر اور حق کو مد نظر رکھ کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی رئیس قادیان کو اپنی رائے میں منتخب فرمایا تھا- جن کے ساتھ ہمارے ایک اور مکرم مخدوم نے اپنی مراسلت میں توارد اتفاق ظاہر کیا تھا- جناب مولوی سید فخرالدین صاحب فخر نے بڑے زور سے اس انتخاب کی نسبت جو اپنی آزاد مدلل اور بیش قیمت رائے پبلک کے پیش فرمائی تھی اس میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان جناب سر سید احمد صاحب آف علی گڑھ کو انتخاب فرمایا تھا- اور ساتھ ہی اس وکالت کا قرعہ حضرات ذیل کے نام نکالا تھا-

جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی
جناب مولوی حاجی سید محمد علی صاحب کانپوری
اور جناب مولوی احمد حسین صاحب عظیم آبادی

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی نامناسب نہ ہو گا کہ ہمارے ایک لوکل اخبار کے ایک نامہ نگار نے جناب مولوی عبدالحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی کو اس کام کے لئے منتخب فرمایا تھا- اب ہم اپنے ناظرین کو یہ بھی معلوم کرانا چاہتے ہیں کہ سوامی شوگن چندر نے انعقاد جلسہ سے پہلے اپنے اشتہار واجب الاظہار کے ذریعے علمائے مذاہب مختلفہ ہند کو بہت عار دلا دلا کر اپنے اپنے مذہب کے جوہر دکھانے کے لئے طلب کیا تھا- اور جس جوش کے اور عار دکھانے والے طریق سے انہیں طلب کیا تھا اس کا ٹھیک اندازہ انہیں کی عبارت سے کیا جا سکتا ہے- (یہ عبارت پہلے شائع کی جا چکی ہے)
...... ہمیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ کارکنان جلسہ نے خاص طور پر حضرت مرزا صاحب اور سر سید احمد صاحب کو شریک جلسہ ہونے کے لئے خط لکھا تھا- تو حضرت مرزا صاحب نے گو علالت طبع کی وجہ سے بنفس نفیس شریک جلسہ نہ ہو سکے مگر اپنا مضمون بھیج کر اپنے ایک شاگرد خاص جناب مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو اس کی قرأت کے لئے مقرر فرمایا- لیکن جناب سر سید نے شریک جلسہ ہونے اور مضمون بھیجنے سے کنارہ کشی فرمائی- یہ اس بنا پر نہ تھا کہ وہ معمر ہو چکے اور ایسے جلسوں میں شریک ہونے کے قابل نہ رہے ہیں اور نہ اس بنا پر تھا کہ انہی ایام میں ایجوکیشنل کانفرس کا انعقاد میرٹھ میں مقرر ہو چکا تھا بلکہ یہ اس بناء پر تھا کہ مذہبی جلسے ان کی توجہ کے قابل نہیں- کیونکہ انہوں نے اپنی چٹھی میں جس کو ہم انشاءاللہ تعالیٰ اپنے اخبار میں کسی اور وقت درج کریں گے صاف لکھ دیا ہے کہ وہ کوئی واعظ یا مولوی یا ناصح نہیں- یہ کام واعظوں اور ناصحوں کا ہے- جلسے کے پروگرام کے دیکھنے اور نیز تحقیق کرنے سے ہمیں یہ پتہ ملا ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کانپوری- جناب مولوی عبدالحق صاحب دہلوی اور جناب مولوی احمد حسن صاحب عظیم آبادی نے اس جلسے کی طرف کوئی جوشیلی توجہ نہیں فرمائی- اور نہ ہمارے مقدس زمرہ علماء میں سے کسی اور لائق فرد نے اپنا مضمون پڑھنے یا پڑھوانے کا عزم بتایا- ہاں دو ایک عالم صاحبوں نے بڑی ہمت کر کے "ما نحن فیھا" میں قدم رکھا مگر الٹا- اس لئے یا تو انہوں نے مقرر کردہ مضامین پر کوئی گفتگو نہ کی یا بے سروپا کچھ ہانک دیا- جیسا کہ ہماری آئندہ کی رپورٹ سے واضح ہو گا-

غرض جلسے کی کارروائی سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ صرف ایک حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان تھے جنہوں نے اس میدان مقابلہ میں (-) پہلوانی کا پورا حق ادا فرمایا- اور اس انتخاب کو راست کیا ہے جو خاص آپ کی ذات کو (-) وکیل مقرر کرنے میں پشاور' راولپنڈی ،جہلم 'شاہ پور' بھیرہ' خوشاب 'سیالکوٹ' وزیر آباد' لاہور' امرتسر' گورداسپور' لدھیانہ' شملہ ' دہلی' انبالہ' ریاست' پٹیالہ' کپورتھلہ' ڈیرہ الہ آباد دون' مدراس' بمبئی' حیدر آباد' دکن 'بنگلور' وغیرہ بلاد ہند کے مختلف اسلامی فرقوں سے وکالت ناموں کے ذریعے مزین بدستخط ہو کر وقوع میں آیا- اب تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا- مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا- اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچے فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے-

آپ کا خط ملا

○ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ قادیان رقم فرماتے ہیں

محترم نسیم سیفی صاحب چند روز قبل احمدیہ ٹیلی ویژن پر آپ کا کلام کلام شاعر بزبان شاعر سنا- بہت لطف آیا- آپ واقعی سلسلہ کے عظیم شاعر ہیں آپ نے اپنے کلام میں جس ڈھنگ سے حقیقتوں کا ذکر فرمایا ہے وہ منفرد و ممتاز ہے- اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے آمین- یہ عاجز اپنے لئے بھی عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہے-

---

مکرم و محترم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

محترم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب کا خط بابت خرابی میٹر سوئی گیس اور ایک آدمی کا گیس کی لیک چیک کرنے کا حوالہ دیا ہے- تو عرض ہے- کہ سوئی گیس کمپنی نے ایک آدمی کی ڈیوٹی لیک چیک کرنے کی لگائی ہے- جو کہ ہر گھر کے باہر سوئی گیس کی لیک درست کر رہا ہے-

رہا میٹر بند ہونا یا کسی قسم کی خرابی گیس کے لئے محکمہ سوئی گیس نے چنیوٹ میں گڑھا محلہ میں اپنا ایک دفتر ایمرجنسی کھول رکھا ہے جس کا ٹیلیفون نمبر 332956-0466 ہے جب بھی گیس کم آ رہی ہو یا کوئی چیز ٹوٹ جائے تو فوراً ٹیلیفون پر اپنا ایڈریس لکھوا دیں-

محمود احمد شمع سینٹری ہاؤس سوئی گیس کنٹریکٹر
ریلوے روڈ ربوہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو (عبادت) میں بہت وساوس آتے ہیں دیکھو ایک قیدی جب کہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گزر جاتا ہے ہرگز نہیں- وہ ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے اس وقت تو اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہوتا ہے ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے شیطان انسان کا پورا دشمن ہے کلام الٰہی میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا پھر وہ اس پر خوش نہیں اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈال دے یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے وہ ابتدا سے بدی کرتا چلا آیا ہے وہ چاہتا ہے کہ تم پر غالب آوے لیکن جب تک کہ تم ہدایات میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو گے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آسکے گا جب انسان خدا کی راہ میں دکھ اٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا تب اس کو ایک نور ملتا ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری سیرالیون (ماہنامہ تحریک جدید- اگست 1983ء)

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے

سیرالیون سے ربوہ کا سفر

خدائی تائید و نصرت کے نظارے

18- دسمبر 1982ء کو جب جمعہ سے واپس مشن ہاؤس آئے تو تبشیر کی طرف سے ایک تار انتظار کر رہا تھا کہ آپ کو تین ہفتے کی رخصت پر ربوہ آنے کی اجازت ہے تاکہ جلسہ سالانہ میں شریک ہو سکیں لہٰذا واپسی ٹکٹ اور Re-Entry پرمٹ لے کر آئیں۔ ظاہر تھا کہ یہ میرے پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی عاجز پر شفقت تھی کہ مجھے تین سال بعد کم از کم عارضی رخصت پر ربوہ آنے کی اجازت فرمائی تاکہ امامت رابعہ کے پہلے جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر اس کی برکات سے متمتع ہو سکوں اور عزیز و اقارب سے بھی ملاقات کر سکوں۔

اب ایک طرف تو اس مژدہ جانفزا پر دلی مسرت حاصل ہوئی۔ لیکن دوسری طرف جب سفر کے لئے ملکی قوانین پر نگاہ ڈالی کہ کس طرح ہمارے اساتذہ جو رخصتوں پر گئے تین تین ماہ تک ادھر ادھر دھکے کھاتے رہے کچھ مایوسی ہوئی کہ ایسا نہ ہو کہ اجازت ملنے کے باوجود اس بابرکت اجتماع میں شمولیت اختیار کرنے سے محروم رہ جاؤں یہی وجہ تھی کہ بعض اساتذہ جو رخصت پر ربوہ جا چکے تھے انہوں نے جب میرے آنے کی خبر سنی تو ہمارے گھر اس امر کا اظہار کیا کہ یہ ناممکن ہے کہ وہ جلسہ میں شریک ہو سکیں۔ شائد جنوری کے نصف تک آجائیں۔

بہرحال تار ملتے ہی خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے مکرم مولوی عبدالنان صاحب طاہر کے ساتھ ایک ٹریول ایجنسی کے پاس جا کر پہلا کام یہ کیا کہ 22- دسمبر کی سیٹ بک کروادی۔ بہت کوشش کی کہ یورپ کے راستے بک ہو جائے مگر ملکی کرنسی لیون کی قیمت گرنے کی وجہ سے کوئی کمپنی لیون قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھی۔ اگر کرتی تو صرف یورپ تک آگے سٹرلنگ یا ڈالر کا مطالبہ ہوتا۔ صرف نائیجیریا ایرلائن ایسی تھی جو لیون قبول کرتی تھی۔ مگر اس کے بارہ میں لوگ کافی ڈرا چکے تھے کہ یہ قابل اعتبار لائن نہیں لیکن مجبوراً یہی راستہ اختیار کرنا پڑا۔ اور فری ٹاؤن سے براستہ لیگس جدہ اور کراچی سیٹ بک کرادی۔ اس لحاظ سے مجھے 24- دسمبر کو فیصل آباد پہنچنا تھا۔ اس کی کنفریشن دو یوم میں ہو گئی جبکہ عموماً ہفتہ دو ہفتے لگ جاتے ہیں۔

اب اصل مسئلہ انکم ٹیکس کلیئرنس زرمبادلہ اور دوبارہ داخلے کے پرمٹ کا تھا کیونکہ ان کے بغیر سفر ممکن ہی نہیں تھا اور ہمارے پاس صرف دو یوم تھے۔ کیونکہ ہفتہ اتوار رخصت تھی۔ خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ جہاں بھی گئے کام ہوتا چلا گیا۔ دو یوم میں سارے کام سرانجام پا گئے اور حسب پروگرام 22- دسمبر کو خاکسار نائیجیرین ائرلائن سے لیگس کے لئے روانہ ہوا۔ مولوی خلیل احمد صاحب مبشر کو قائمقام امیر مربی انچارج مقرر کیا گیا۔

لیگس مشن ہاؤس میں بذریعہ تار اطلاع دی گئی۔ لہٰذا مکرم منیر احمد صاحب بسمل ایرپورٹ پر تشریف لائے مگر جہاز چونکہ دو گھنٹے لیٹ تھا اور انہیں غلط طور پر اطلاع ملی کہ جہاز پہنچ گیا چنانچہ وہ مجھے نہ پاکر واپس چلے گئے۔ جب میں وہاں اترا تو کوئی شخص نظر نہ آیا۔ پھر عجیب بات یہ کہ لیگس ائرپورٹ پر کوئی ٹیلیفون سسٹم بھی نہیں تھا کہ مسافر اپنے کسی عزیز کو اطلاع کر سکیں۔ چنانچہ کمپنی کی طرف ہوٹل کے لئے رجوع کیا اور انہوں نے ایرپورٹ کے قریب ہی ہوٹل کا انتظام کر دیا۔ رات وہاں بسر کی اور اگلی صبح 7 بجے واپس ایرپورٹ پر پہنچ گئے کیونکہ جہاز 9 بجے چلنا تھا۔ یہ بھی نائیجیرین ائرلائن کا تھا۔ بجائے اس کے ہمارا سامان چیک کیا جاتا۔ عین 9 بجے اعلان ہوا کہ جدہ کی فلائٹ 27 گھنٹے منسوخ کی جاتی ہے۔ لہٰذا سب مسافر کل اسی وقت ایرپورٹ پر پہنچ جائیں۔ ایسی صورت میں دستور ہے ایرکمپنیاں مسافروں کو ہوٹل مہیا کرتی ہیں۔ مگر یہاں تو دنیا ہی نرالی تھی مسافروں کو پوچھنے والا کوئی نہیں تھا جس آفیسر کے پاس جاؤ یہی جواب ملتا کہ کل آئیں۔ ہمارے پاس کوئی انتظام نہیں۔ مشن ہاؤس سے بھی رابطہ پیدا نہیں کر سکتا تھا۔ میرے لئے یہ اعلان اس لحاظ سے بھی سخت پریشان کن تھا کہ اس کی وجہ سے جدہ سے کراچی اور فیصل آباد کی بکنگ بھی منسوخ ہو گئی۔ جب کوئی چارا نہ دیکھا تو ٹیکسی لے کر مشن ہاؤس پہنچا۔ وہاں مکرم مولوی منور احمد صاحب سے ملاقات ہوئی وہ بھی حیران ہوئے کہ آپ نے تو کل آنا تھا آج کس طرح آگئے۔ خیر صورت حالات سے انہیں آگاہ کیا اور انہوں نے فوراً مکرم صفی الرحمٰن صاحب اور مکرم محمد انور قریشی صاحب کو کوئی انتظام کرنے کو کہا مگر سب ایرلائنز کی طرف سے نفی میں جواب ملا۔ اور اس روز روانگی کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔

اگلی صبح 24- دسمبر کو مکرم منیر احمد صاحب بسمل خاکسار کو ایرپورٹ پر چھوڑنے گئے۔ جب سامان چیک ہو گیا۔ بورڈنگ کارڈ بھی مل گیا اور میں امیگریشن سے گزر کر اندر چلا گیا تو وہ واپس تشریف لے گئے۔

اب مسافر گیٹ پر جہاز کا انتظار کرنے لگے جہاز سامنے نظر آ رہا تھا نو بجے روانگی کا وقت تھا۔ مگر 11 بجے تک کوئی حرکت نہ ہوئی۔ اس کے بعد اچانک اعلان سننے میں آیا کہ آج کی فلائٹ بھی منسوخ کی جاتی ہے۔ کیونکہ ہم دو گھنٹے لیٹ ہو گئے ہیں۔ باقی مسافروں کا تو جو حال ہونا تھا ہوا مگر میرے لئے یہ اعلان بجلی بن کر گرا۔ جس نے میری رہی سہی امید بھی ختم کر دی۔ اس حالت میں خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خدا! تو ہی اب میرا سہارا ہے۔ بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے یہ سفر اختیار کیا ہے نہ کہ نائیجیریا بیٹھنے کے لئے لہٰذا میرے وقت پر ربوہ پہنچنے کا تو خود ہی سامان مہیا فرما۔ دل میں سخت قلق تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ مسافروں میں میں نے دیکھا کہ سخت بے چینی پھیل گئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کچھ کر گزریں گے۔ اگر آج بھی فلائٹ نہ گئی تو جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایرلائن کے آفیسرز کچھ گھبرا گئے اور انہوں نے فوراً اعلان کر دیا کہ مسافر جہاز میں سوار ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جہاز جائے گا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ کم از کم نائیجیریا سے تو نجات ملی۔ یہ صحیح ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے سفر اختیار کرتا ہے۔ تو الٰہی نصرت و تائید بھی ساتھ ہوتی ہے مگر انسان حالات سے گھبرا جاتا ہے۔

جدہ جہاز کانو سے ہوتے ہوئے رات قریباً 9 بجے جدہ کے ایرپورٹ پر اترا۔ اگلا جہاز سعودیہ ایرلائن جس میں خاکسار کی سیٹ گزشتہ روز بک تھی دس بجے چلنا تھا۔ جب امیگریشن میں پہنچے تو عجیب نظارہ تھا۔ افراتفری کا عالم تھا کیونکہ وہاں کافی چھان بین سے کام لیا جا رہا تھا۔ میرے ساتھ دو اور مسافر ایک مرد اور ایک عورت بھی اس جہاز میں پاکستان جانے والے تھے جو کانو سے سوار ہوئے تھے لہٰذا ہمارے پاسپورٹ اور ٹکٹیں فوراً پولیس کے ایک آدمی نے قبضہ میں کرلیں اور سامان کے ساتھ بس کے ذریعہ سعودیہ ایرلائن پر جانے کے لئے کہا جو وہاں سے کافی دور فاصلہ پر تھا مگر جب وہاں پہنچے تو جہاز میں کوئی جگہ نہ مل سکی اور اس کے چلنے میں صرف دس منٹ باقی تھے۔ مایوس ہو کر واپس اسی جگہ آگئے اور پی آئی اے میں کوشش کی مگر یہاں بھی سعی لاحاصل ثابت ہوئی۔ آخر پولیس مین جو ہمارے ساتھ ساتھ تھا ایک کمرہ میں لے آیا اور کہا اب رات یہاں گزارنی ہوگی۔ جس میں پہلے بھی کافی دوست موجود تھے جو کسی نہ کسی جرم میں وہاں زیر حراست تھے۔ عورتوں کے لئے الگ جگہ کا انتظام تھا۔

آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا والی بات تھی نائیجیریا سے نجات ملی تھی اب جدہ میں پھنس گیا۔ وہاں پھرنے کی آزادی تو تھی مگر یہاں تو ایک قسم کے قیدی بن کر رہ گئے۔ پولیس کی اجازت کے بغیر کمرہ سے باہر جانے کی کوئی صورت نہ تھی۔ وہ بھی کھانے کے لئے ریسٹورنٹ تک یا بیت الخلا تک۔ لہٰذا ساری رات ایک کرسی پر بیٹھ کر گزاری۔

اگلی صبح 25- دسمبر کو پھر بھاگ دوڑ کی گئی کچھ سامان کبھی ادھر سے ادھر لے جاتے۔ ہر دفعہ اس کی تلاشی لی جاتی جو عورت ساتھ تھی اس نے مجھے لباس سے پہچان لیا کہ میں احمدی ہوں۔ لہٰذا کہنے لگی کہ میں بھی احمدی ہوں اور لاہور جا رہی ہوں۔ وہاں سے ربوہ بھی شرکت کے لئے جانا ہے۔ گو پہلے ہی اس کے سامان اٹھانے میں مدد کر رہا تھا اب تو مزید ذمہ داری ہو گئی۔ گزشتہ رات اور اب پھر پولیس کی حراست میں ادھر ادھر کئی چکر لگائے۔ جس سے ذہنی اور جسمانی کوفت محسوس ہونے لگی۔ جب صبح کی فلائٹس میں بھی جگہ نہ ملی تو سخت پریشانی ہوئی۔ بعض لوگ کہتے یہاں تو ایک ہفتہ تک لوگ پڑے رہتے ہیں۔ ان کو سیٹ نہیں ملتی۔ آپ اتنی جلدی گھبرا گئے۔ لیکن انہیں کیا علم تھا کہ میری کیفیت کیا ہے۔ بہرحال وقت کا ایک ایک لمحہ میرے لئے پریشان کن تھا۔ 26- کو جلسہ شروع ہو رہا تھا اور میں 25- کو ابھی جدہ میں تھا۔ ایسی مایوس کن حالت میں کوئی علیحدگی کی جگہ تلاش کرنے لگا۔ جہاں خدا تعالیٰ سے فریاد کر سکوں۔ چنانچہ ایک جگہ ایسی مل گئی جہاں میں لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو کر خدا تعالیٰ سے یوں مخاطب ہوا کہ اے میرے پیارے اور تمام طاقتوں کے مالک خدا گو میں تیرا ایک نہایت ہی حقیر اور گناہ گار بندہ ہوں۔ لیکن تیرے پیارے دین کا خادم ہوں اور تیرے پیارے کا غلام ہوں جس کے جاری کردہ اجتماع میں شرکت کے لئے امام جماعت کی اجازت سے جا رہا ہوں تو ہی اس موقعہ پر میری مدد فرما اور میرے اگلے سفر کا انتظام فرما تاکہ میں جلسہ میں شریک ہو سکوں اس گریہ وزاری میں میں نے یہاں تک بھی کہہ دیا کہ اے خدا میں نے آج رات یہاں نہیں سونا جو سامان بھی میرے لئے یہاں سے نکلنے کا کرنا ہے کر۔ اس وقت مجھ پر ایسی حالت طاری ہوئی اس درد و الحاح کے ساتھ دعا نکلی کہ دل یقین سے بھر گیا کہ آج یہاں سے روانگی ضرور ہوگی۔

میں باہر آیا اور کچھ دیر بعد 8 بجے کے قریب دیکھا کہ پی آئی اے کا ایک آفیسر وہاں آیا اور کہنے لگا کہ یہاں کوئی مسافر پاکستان جانے والے ہیں میں خوش ہوا کہ خدا تعالیٰ نے سامان پیدا کر دیا مگر معلوم نہیں تھا کہ ابھی کچھ اور پریشانی کا وقت باقی ہے۔ پولیس مین اسے کہنے لگا مسافر تو ہیں مگر یہاں پانچ ایسے شخص ہیں جن کو ویزا یا پاسپورٹ کے جعلی ہونے کی وجہ سے ہم Deport کرنا چاہتے ہیں ان کو لے جائیں۔ وہاں گنجائش صرف اتنے ہی آدمیوں کی تھی۔ یہ حالت دیکھ میں نے اس آفیسر سے کہا کہ ہم میں سے کوئی لے جائیں یا نہ اس عورت کو ضرور لے جائیں کیونکہ اس کا لڑکا اسے سخت پریشان کر رہا ہے۔ خیر اس نے میرے کہنے پر اس عورت کو بھی لے جانے پر رضامندی کا اظہار کیا۔ اور وہ سامان سمیت وہاں سے چلی گئی۔

اس کے بعد مجھے یک دم خیال آیا کہ سعودیہ ایرلائن کا جہاز بھی جاتا ہے۔ لہٰذا وہاں کوشش کی جائے۔ میں نے پولیس مین سے کہا کہ چلو سعودیہ ایرلائن چلتے ہیں۔ ہم دو مسافر تھے سامان لیا اور اس کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ وہاں جاتے ہی انہوں نے پاسپورٹ اور ٹکٹیں لے لیں اور انتظار کرنے کے لئے کہا۔ جہاز کے چلنے میں جب تھوڑا وقت باقی تھا تو دیکھا کہ ایک شخص دوڑا آ رہا ہے اور ہمیں کہتا ہے فوراً جہاز کے لئے جانے والی بس میں سوار ہو جائیں۔ سامان آپ کا آ جائے گا۔ چنانچہ ہم بس میں سوار ہوئے اور چند منٹ میں جہاز میں پہنچ گئے اور دس بجے ہمارا جہاز فضا میں پرواز کر رہا تھا جبکہ پی آئی اے جس میں اس عورت نے آنا تھا ابھی زمین پر تھا اور گیارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجے اس نے چلنا تھا۔ میں نے گھبراہٹ میں اس عورت کو ایک رقعہ بھی دے دیا کہ ربوہ جاکر ہمارے گھر دے دینا کہ میں جدہ میں پھنسا ہوا ہوں جب خدا آنے کا سامان پیدا کرے گا آجاؤں گا۔ مگر اب یہ سمجھ آئی کہ کیوں پی آئی اے میں جگہ نہیں ملی تھی۔ خدا تعالیٰ مجھے جلدی لے جانا چاہتا تھا۔ پھر بعد کے واقعات سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کس طرح مجھے دھکیلتے ہوئے ربوہ لے جارہا تھا۔ میرا دل اس وقت خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو گیا۔ کہ کس طرح اس نے نامساعد حالات میری مدد فرمائی اور قبولیت دعا کا ایک نشان میرے لئے مہیا فرمادیا۔

کراچی ہمارا جہاز 26۔ دسمبر کو 5 بجے صبح کراچی ایرپورٹ پر اترا۔ امیگریشن سے نکلنے والا میں پہلا شخص تھا۔ فوراً ٹیکسی لی اور فیصل آباد جانے والے جہاز کے کونٹر پر پہنچا۔ وہاں کافی بھیڑ تھی اور میری سیٹ دو یوم قبل بک ہونے کی وجہ سے اب منسوخ ہو چکی تھی جس کی وجہ سے کچھ فکر ہوا۔ مگر یہاں بھی خدا تعالیٰ نے مدد فرمائی اور بغیر کسی تردد کے مجھے سیٹ مل گئی اور سامان چیک کرانے کے بعد میں انتظار گاہ میں آگیا۔ یہ فکر تھی کہ فیصل آباد سے کس طرح جلد ربوہ پہنچا جائے گا۔ اس سوچ میں تھا کہ مکرم عبدالباسط صاحب جو سویڈن سے آرہے تھے مجھے دیکھ کر آ گئے وہ بھی اس فلائٹ سے فیصل آباد جارہے تھے۔ کہنے لگے مولوی صاحب فکر نہ کریں آگے انتظام ہو جائے گا۔ ہمارا جہاز کچھ لیٹ ہو گیا۔ اس اثناء میں پی آئی اے بھی آگیا اور اس کی سواریاں بھی انتظار گاہ میں پہنچ گئیں جن میں وہ عورت بھی تھی مجھے دیکھ کر سخت حیران ہوئی کہ میں کس طرح ان سے قبل پہنچ گیا خیر ان سے میں نے رقعہ واپس لے لیا۔ کہ اب میں خود ہی لے جاؤں گا۔

فیصل آباد جب ہمارا جہاز فیصل آباد پہنچا وہاں مکرم عبدالباسط صاحب کے لئے ایک کار آئی ہوئی تھی جس میں بیٹھ کر ہم دو بجے سے قبل ربوہ پہنچ گئے گو اس امر کا افسوس تھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی افتتاحی تقریر نہ سن سکا۔ لیکن دل خدا تعالیٰ کی حمد اور ثنا سے لبریز تھا کہ باوجود اتنے مشکل حالات کے جلسہ سالانہ کی برکات سے متمتع ہونے کا موقعہ میسر آگیا۔

پیارے آقا کی خدمت: حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے اسی شام ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جس محبت اور پیار سے پیارے آقا نے مصافحہ اور معانقہ کا شرف بخشا۔ اس سے سفر کی سب کوفت اور پیش آمدہ مشکلات کا تصور ختم ہو گیا۔ اسی قصر امامت سے قریباً ساڑھے تین سال قبل جب سیرالیون کے لئے روانہ ہوا تھا تو حضرت امام جماعت الثالث نے اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا تھا۔ جب میں نے عرض کی کہ سیرالیون میں جماعتی حالات کچھ ٹھیک نہیں۔ بعض مشکلات نظر آرہی ہیں تو میرے آقا نے فرمایا فکر نہ کریں سب مشکلات حل ہو جائیں گی۔ خود بھی دعا کریں اور جماعت کے احباب سے بھی چالیس روز تک دعائیں کرائیں۔ اور روزے رکھوائیں۔ چنانچہ خاکسار نے سیرالیون پہنچنے پر ایسا ہی کیا اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور یکسر حالات بدل گئے اور مشن ترقی اور کامیابی کی راہ پر گامزن ہو گیا۔

اب گو وہ میرا آقا جس نے مسکراتے ہوئے چہرہ اور دعاؤں کے ساتھ مجھے رخصت کیا تھا' موجود نہیں تھا مگر ان کے رنگ میں رنگین اور خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب میرے نہایت ہی مشفق و مہربان آقا موجود پائے جنہوں نے دلنواز مسکراہٹ کے ساتھ مجھے شرف ملاقات بخشا۔ حوصلہ افزائی فرمائی اور جماعتی حالات دریافت فرمائے آپ نے نہایت ہی محبت کے ساتھ پوچھا۔ کیا پروگرام ہے جس پر عرض کی ابھی تو جلسہ میں شرکت کرنی ہے۔ پھر کوئی پروگرام بنے گا۔ پیارے آقا مسکرادیئے اور فرمایا بہت اچھا۔

جلسہ کے بعد بیرونی وفود کی مجلس مشاورت میں بھی شریک ہونے کی توفیق ملی جس پر سیرالیون سے میرے ساتھ مبارک احمد نذیر اور مکرم خواجہ محمود صاحب بھی تھے۔

تین ہفتے پلک جھپکنے میں گزر گئے۔ چنانچہ حضرت صاحب سے پھر ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور عرض کی کہ تین ہفتے گزر گئے۔ اب ان کو تین ماہ کی رخصت میں بدل دیں تاکہ عاجز بعض ضروری کام سرانجام دے سکے جس پر پیارے آقا نے نہایت شفقت سے فرمایا کوئی ہرج نہیں وکالت تبشیر کو بتا دیں۔ اس کے بعد جب وکالت تبشیر کی طرف سے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والے مربیان کی اکٹھی رپورٹ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوئی تو آپ نے سب کو سات اپریل تک رخصت فرمادی۔ جن میں انڈونیشیا سے آئے ہوئے مکرم محمود احمد صاحب چیمہ مکرم میاں عبدالحی صاحب اور مکرم مولوی عبدالمالک صاحب شامل تھے۔ جس کا مطلب تھا کہ ہم مجلس مشاورت میں بھی شریک ہو سکتے تھے جو کہ یکم اپریل کو شروع ہو رہی تھی۔ چنانچہ اس میں خاکسار کو بطور نمائندہ تحریک جدید شریک ہونے کی توفیق ملی۔

عہدیداران کی خصوصی توجہ کیلئے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون سا شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔ اس کے متعلق میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی بتا دیا تھا کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمدنی کا چوتھا۔ نصف۔ تین چوتھائی یا اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دے"۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول)

جماعت احمدیہ بھارت کا ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات پر تعزیتی پیغام

رپورٹ محترم ناظر اعلیٰ کہ جناب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بتاریخ 21 نومبر1996ء کیمبرج میں بعمر ستر سال وفات پاگئے ہیں۔ آپ نے ڈیڑھ درجن سے زیادہ بین الاقوامی ایوارڈز حاصل کئے۔ جن میں عظیم ترین نوبل انعام تھا۔ اسی طرح پانچ براعظموں کے مختلف ممالک سے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگریاں اور سوسائٹیوں کی فیلو شپ بھی پائی۔ اور سائنس کی دنیا کے آسمان پر ایک روشن ستارہ بن کر چمکے کہ جو کئی سو سال میں فقید المثال سائنس دان تھے اور سائنسی دنیا میں حضرت بانی سلسلہ کے اس ارشاد کے مصداق بنے کہ

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کردیں گے"

(تجلیات الٰہیہ)

حضرت امام جماعت الثالث اور ڈاکٹر صاحب کے والدین کی دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں اور غیر معمولی طور پر آپ کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار فرمایا۔ آپ کلام الٰہی سے راہنمائی حاصل کرتے تھے۔

حضرت امام جماعت الثالث سے 1978ء میں ڈاکٹر صاحب نے دعا کے لئے عرض کیا کہ انہیں نوبل پرائز ملے تو حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اگلے سال انہیں نوبل انعام مل سکے گا۔ چنانچہ 1979ء میں آپ نے یہ انعام حاصل کیا۔

زندگی بھر آپ کو جو کامیابیاں ملیں۔ ان میں الٰہی نصرت کار فرما نظر آتی ہے۔ چنانچہ آپ کے والد حضرت چوہدری محمد حسین صاحب نے اپنی پہلی اہلیہ کی وفات پر افریقہ کے مجاہد دوم حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب ابن حضرت حافظ نبی بخش صاحب کی دختر محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ سے شادی کی۔ چوہدری صاحب نے تین ہفتہ بعد بیت احمدیہ جھنگ میں دعا کی تو آپ کو کشف میں ایک فرشتہ نے دونوں ہاتھوں سے ایک معصوم بچہ پکڑایا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اور اس کا نام عبدالسلام بتایا۔ اس کے گیارہ ماہ بعد آپ اپنے ننھیال میں ضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے۔

جس عمر میں بچے بولنا شروع کرتے ہیں آپ نے بولنا شروع نہیں کیا۔ اس وقت حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی چوہدری صاحب کے پاس آکر ٹھہرے تو ڈاکٹر صاحب کی والدہ ماجدہ نے اس فکر مندی کا اظہار کیا تو حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ اللہ نے چاہا تو یہ اتنا بولے گا کہ دنیا سنے گی۔

ڈاکٹر صاحب نے پرائمری سے ایم اے تک نئے ریکارڈ قائم کئے۔ انعامات و وظائف پائے۔ جنگ عظیم کے لئے خضر حیات ٹوانہ نے روپیہ جمع کیا جنگ ختم ہوئی تو چھوٹے زمینداروں کی اولاد کی اعلیٰ تعلیم کے لئے اس فنڈ کو استعمال میں لانے کا انہوں نے اعلان کیا۔ اور صرف ڈاکٹر صاحب ہی اس سے استفادہ کرپائے اور کیمبرج میں داخل ہوگئے۔ جلد بعد ملک ہند کی تقسیم عمل میں آگئی۔

آپ نے سائنس کے میدان میں انقلاب پیدا کئے جو کچھ آپ تحقیقات کے بعد پیش کرتے تھے۔ امریکہ چین وغیرہ ممالک کے سائنس دان بعد تحقیق اس کی تائید کرتے تھے۔ اکتیس سال کی عمر میں امپیریل کالج لندن میں آپ پروفیسر بنائے گئے۔ اور تینتیس سال کی عمر میں آپ کو انگلستان کی رائل سوسائٹی کا فیلو بنایا گیا۔ یہ دونوں اعزازات مسلم ممالک کے رہنے والے کو حاصل نہیں ہوتے تھے۔ ایک میگزین نے لکھا کہ بہت کم ایسے سائنس دان ہیں جنہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی طرح مسلسل اور بہت تیزی سے نظریات پیش کئے ہیں۔ ایک عجیب بات ہے کہ آپ کے والد ماجد کی یہ خواب پوری ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب ایک درخت پر بہت تیزی سے چڑھتے ہوئے آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں۔

آپ تمام انعامات غریب طالب علموں کی تعلیم کے لئے صرف کرتے رہے آپ صدر پاکستان کے کئی سال تک سائنسی مشیر رہے۔ غیر ترقی یافتہ ممالک کے سائنس دانوں کی اعلیٰ علمی ترقی کے لئے آپ نے اٹلی میں ایک اکیڈمی قائم کی جو اپنی مثال آپ ہے۔

آپ کا خاندان محمد بن قاسم کے فتح سندھ کے زمانہ میں مبلغین کی آمد پر حضرت غوث بہاؤ الدین ذکریا ملتان آئے اور اس خاندان کے جد امجد سعد بڈھن نے اسلام قبول کیا اور تبلیغ کے لئے علاقے تقسیم کرنے پر علاقہ جھنگ ان کے سپرد ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کے دادا تک اسی خاندان کے افراد اس سلسلہ کے خلیفہ ہوتے رہے۔ ڈاکٹر صاحب کے والد ماجد نے دعا کر کے اپنی رؤیا کے مطابق حضرت امام جماعت الاول کی بیعت کر کے احمدیت قبول کرلی۔

ڈاکٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کو سائنس کی تعلیم کے لئے عرصہ تک مالی امداد دیتے رہے۔ بہت سادہ مزاج تھے۔ خدمت دین کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے۔ اپنے والدین کی بہت قدر کرتے تھے۔

آپ کے انکسار اور مقام عزت کا یہ حال حضرت امام جماعت الثالث بیان کرتے ہیں کہ۔

"ڈاکٹر سلام کی عزت اور مرتبہ کا یہ مقام ہے کہ اگر کوئی کانفرنس ہو رہی ہو اور اس میں روس' امریکہ اور دیگر ممالک کے چوٹی کے سائنس دان شریک ہوں اور یہ بعد میں کانفرنس ہال میں داخل ہوں تو.... سارے لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان کی اپنی یہ حالت ہے کہ... کوئی خیال نہیں کہ میں اتنا بڑا انسان ہوں۔ اور دوسروں میں اور مجھ میں کوئی فرق ہے۔"

ہندوستان کے احمدی اس تعزیت میں شامل ہیں اور آپ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور یہ کہ تمام جماعت اور ڈاکٹر صاحب کے اقارب کو صبر جمیل عطا ہو اور ایسی ذی علم شخصیات احمدیہ جماعت کو بکثرت اللہ تعالیٰ اپنے رحم و فضل سے عطا فرماتا رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اقوام متحدہ کے نئے سیکرٹری جنرل

ماضی میں برما کے اوتھانٹ اقوام متحدہ کے ایک کامیاب سیکرٹری جنرل رہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مجھے اپنے ملک کی نمائندگی کا اعزاز اس لئے خوشی دیتا ہے کہ برما ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کی عالمی پس منظر میں کوئی اہم حیثیت نہیں ہے۔ لیکن اس کا ایک نمائندہ عالمی ادارے اقوام متحدہ کا سربراہ ہے۔

کچھ ایسی ہی صورت حال اس دفعہ گھانا کے ساتھ ہوئی ہے گھانا مغربی افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کی عالمی سطح پر کوئی خاص نمایاں حیثیت نہیں ہے مگر اب گھانا ساری دنیا میں اپنے قابل فخر فرزند مسٹر کوفی عنان کی وجہ سے مشہور ہو گیا ہے جو اقوام متحدہ کے پہلے سیاہ فام سیکرٹری جنرل ہیں۔ اگرچہ اس سے پہلے مسٹر بطروس غالی کا تعلق بھی افریقہ کے ملک مصر سے تھا مگر وہ سیاہ فام نسل سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔

اقوام متحدہ کے نئے سیکرٹری جنرل گھانا کے 58 سالہ کوفی عنان یکم جنوری 1997ء سے مسٹر بطروس غالی سے اپنے عہدے کا چارج لیں گے۔ ان کی اولین ترجیح اقوام متحدہ اور امریکہ کے تعلقات کو بہتر بنانا ہے۔ اور امریکہ کی جانب سے اقوام متحدہ کو واجب الادا رقم وصول کرنا ہے۔ امریکی سفارت کار مسٹر بل رچرڈسن نے کہا ہے کہ مسٹر بطروس غالی نے اقوام متحدہ میں ضروری اصلاحات نہیں کی تھیں۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ نئے سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کے ادارے میں اصلاحات کریں گے۔ جس کے نتیجے میں امریکی کانگریس اقوام متحدہ کو واجب الادا 1ء3 بلین ڈالر کی رقم ادا کرے گی۔

دنیا کے بہت سے ملکوں کی طرف سے اقوام متحدہ کے نئے سیکرٹری جنرل کے تقرر کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن نے مسٹر عنان کو انتہائی سرگرم اور اصلاحات کا صحیح حامی قرار دیا ہے۔

روسی وزارت خارجہ کے ایک افسر نے کہا ہے کہ مسٹر کوفی عنان کے انتخاب سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ عالمی ادارہ تعمیری انداز میں اپنی سرگرمیوں جاری رکھے گا۔ چین نے کہا کہ اس نے اس عہدے کے لئے افریقہ کے باشندے کے انتخاب کی ہمیشہ حمایت کی ہے۔ برطانیہ اور فرانس نے بھی ان کی نامزدگی کا خیر مقدم کیا ہے۔

مسٹر عنان کا پہلا کام اقوام متحدہ کو مالی مشکلات سے نکالنا ہے۔ اس وقت یہ عالمی ادارہ اپنے رکن ممالک کی طرف سے عدم تعاون کے باعث کئی ملین کا مقروض ہو چکا ہے۔

○○○

سعودی عرب میں اسلامی عسکریت پسند

امریکی وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری نے یہ انکشاف کیا ہے کہ سعودی عرب کی شاہی فیملی کے افراد نے اسلامی عسکریت پسندوں کے خلاف سخت کارروائی شروع کر دی ہے۔ اور متعدد عسکریت پسندوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سعودی قوانین کے تحت کئی ایسے لوگوں کے سر قلم بھی کئے جا چکے ہیں۔

امریکی وزیر دفاع نے کہا کہ سعودی عرب میں دنیا کے تیل کے ذخائر کا دو تہائی حصہ موجود ہے۔ اس لئے یہ علاقہ بے حد اہم ہے۔

سعودی عرب پر یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ وہ بعض ممالک میں اسلامی عسکریت پسندی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور اپنی پسند کے گروپوں کو مالی امداد دیتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں یہ گروپ اپنے اپنے ممالک میں اسلحہ خریدتے ہیں۔ اور مخالفوں پر حملے کرتے ہیں۔ اب سعودی عرب خود انہی مسائل کا شکار ہو چکا ہے۔

○○○

چین کے جنوبی سمندر کے جزائر

انڈونیشیا کے وزیر خارجہ نے خبردار کیا ہے کہ چین کے جنوبی سمندر میں واقع جزائر کے تنازعہ کی وجہ سے مسلح تصادم شروع ہو سکتا ہے۔ یہ بات انہوں نے انڈونیشیا کے جزیرے بتاؤ میں علاقے کے ملکوں کے درمیان چار روزہ غیر رسمی بات چیت کے دوران کہی۔ ان جزائر پر 6 ممالک یعنی برونائی، چین، ملائیشیا، فلپائن، تائیوان اور ویت نام اپنا اپنا حق جتاتے ہیں۔

○○○

سرب صدر کے خلاف مظاہرے

سربیا کے صدر سلوبوڈان میلوسوک کے خلاف عوام اور اپوزیشن کے مظاہرے جاری ہیں۔ یہ مظاہرے صدر کے اس اقدام کے نتیجے میں کئے جا رہے ہیں جس کے تحت سرب صدر نے عوامی نمائندگی کے ذریعے منتخب ہونے والے بلدیاتی اداروں کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ امریکہ نے اس پر اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ سرب صدر کے اقدام نے جمہوری عمل کو کچل ڈالا ہے۔ اپوزیشن کی طرف سے اس فیصلے کے خلاف زبردست مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔

○○○

احباب توجہ فرمائیں

○ کیا آپ کو تعلیمی جائزہ فارم مل گیا ہے اگر نہیں تو فوری رابطہ امیر صاحب ضلع / مربی صاحب ضلع سے کر کے حاصل کر لیں اور جلد مکمل کر کے ہمیں بھجوائیں۔ شکریہ

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی

محمد محمود طاہر ایم۔اے ابلاغیات

ڈائری لکھنے کی عادت

ڈائری لکھنا ایک مفید اور دلچسپ عادت ہے۔ اس کی وجہ سے ہم اپنے اندر نظم وضبط، وقت کی پابندی اور اپنے مشاغل و مصروفیات کو مخصوص کرنے میں مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر ڈائری میں کچھ لکھنا ہے تو اس کے لئے ضرور ہم کچھ تیاری بھی کریں گے تاکہ دن بھر کی اہم مصروفیات، اہم واقعات اور دیگر امور کو ضبط تحریر میں لا کر محفوظ کر سکیں۔

ڈائری لکھنے کی عادت ڈال لینے سے ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری سوچنے کی عادت میں اضافہ ہوتا ہے خاص طور پر کچھ لکھنے کے لئے سوچنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس لحاظ سے ایک بالواسطہ فائدہ یہ ہو گا کہ جب ڈائری لکھنے کے لئے سوچنے کی عادت پروان چڑھے گی تو لازماً دیگر تحریرات یا مضامین لکھنے کی عادت بھی ہوتی چلی جائے گی اور یوں اخبارات و رسائل میں اپنے مضامین بھجوانے میں جو بعض محض مشکلات دکھائی دیتی ہیں وہ دور ہو جائیں گی۔ اس طرح مضمون نگار بننے میں بھی ڈائری اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

ڈائری کی عادت سے ہم اپنی خوبصورت یادوں کو ہمیشہ کے لئے تحریر میں لا کر محفوظ کر سکتے ہیں۔ ان یادوں کی قدر وقت گزرنے کے بعد محسوس ہوتی ہے۔ اگر ہم اہم تقریبات، جماعتی لحاظ سے اہم واقعات اور مصروفیات کو محفوظ کر لیں تو یہ آئندہ ہمارے کام آئیں گی اور اگلی نسل اس سے فائدہ اٹھا سکے گی۔

جماعت احمدیہ جو کہ ایک سو سال سے زیادہ عرصہ خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ گزار چکی ہے۔ اور ترقی کی منازل اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور اس کی برکت سے بڑی تیزی کے ساتھ طے کر رہی ہے ایسے میں آئندہ آنے والی اقوام اور خود ہماری نسلوں کو آج کے واقعات سے دلچسپی بھی ہو گی اور ضرورت بھی ہو گی۔ اس لئے جماعتی حوالے سے بھی ہمیں اپنی روشن تاریخ کو محفوظ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں ہماری روزمرہ کی ڈائری اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس ہماری اگلی نسل کو ہماری روشن تاریخ کو مرتب کرنے میں آگاہی مل سکے گی۔

یہاں ایک سوال لازماً پیدا ہوتا ہے کہ ڈائری میں کیا لکھا جائے۔ اور یہ سوال اکثر ڈائری کے صفحات خالی رہ جانے کا سبب بنتا ہے۔ اور جب ڈائری کے صفحات اکثر خالی نظر آئیں تو آہستہ آہستہ اس کی اہمیت کم ہوتی دکھائی دیتی ہے اور ڈائری لکھنے کی عادت ختم ہونے کا سبب بھی بن جاتی ہے۔ اس سوال کے حل کے لئے علاوہ اور باتوں کے یہ لکھا جا سکتا ہے کہ طالب علم اپنی تعلیم کے متعلق، ملازم حضرات اپنی ملازمت کے دوران پیش آنے والے اہم اور دلچسپ واقعات، دعوت الی اللہ کے دوران ہونے والے ایمان افروز واقعات، خدمت خلق کے دوران ہونے والے اہم واقعات، اعزاو اقربا کی اہم تقریبات، خوشی و غمی کے موقعہ پر ہونے والے حالات، اپنے بچوں کے دلچسپ واقعات جن سے وہ بڑے ہو کر لطف اندوز ہو سکیں اور اس کے علاوہ بہت کچھ کیونکہ ہر شخص کی مصروفیات، ترجیحات اور مشاغل اس کی طبیعت، پیشہ اور حالات کے اختلاف کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں اسی طرح ڈائری کے صفحات کا مواد بھی اسی طرح دوسروں سے مختلف ہو گا۔

ان سب باتوں کو محفوظ کر کے ہم جہاں اپنی خوبصورت یادوں کو محفوظ کر لیں گے وہاں جماعتی نکتہ نظر سے ہم اپنی تاریخ کو بھی محفوظ کرتے چلے جائیں گے۔ جو بظاہر اس وقت ہمارے کام نہ بھی آئے لیکن آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ضرور فائدہ مند ہو گا کیونکہ آئندہ نسل اپنے روشن ماضی سے سبق حاصل کر کے اپنے روشن مستقبل کی جہت متعین کر سکتی ہے۔

قدرت ثانیہ کے مظہر رابع کے دور کی پہلی مالی تحریک

ہمارے پیارے امام نے 1982ء میں اپنے دور امامت کے پہلے سال ہی ایک بابرکت مالی تحریک کا اجراء فرمایا جو "بیوت الحمد منصوبہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس تحریک یا تبریک کا مقصد غرباء و مساکین و بیوگان اور دیگر مستحقین کو رہائشی سہولت مہیا کرنا ہے۔ احباب کرام نے اس مالی قربانی میں پورے جذبہ اور اخلاص سے شمولیت کی اور گرانقدر رقوم خدمت خلق کے اس عظیم پروگرام میں پیش کیں اور بعض دوست اب تک باقاعدگی سے حسب استطاعت مالی قربانی پیش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت سکیم سے سینکڑوں مستحقین جزوی یا کلی طور پر رہائش کی سہولت پا کر مستفیض ہو رہے ہیں۔ حضرت صاحب کا یہ جاری کردہ منصوبہ غرباء کے لئے رحمت کی نوید لایا اور بہت سے خاندان اس سکیم کے تحت اپنے گھر اور اپنی چھت کی پناہ میں آ کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کی محروم اور بے بس مخلوق پر شفقت کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کریں اور پورے مکان کے اخراجات برداشت کرنے سے لے کر حسب استطاعت اس تحریک میں شمولیت فرمائیں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور ذی ثروت اور مخیر حضرات سے خود بھی رابطہ فرمائیں اور مرکز کو بھی ان کے پتہ جات ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سعی مشکور بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(سیکرٹری بیوت الحمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم محمد اعظم فاروقی صاحب معلم وقف جدید موسئے والا ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 96-12-18 کو بیٹا عطا فرمایا ہے بچے کا نام محمد عیسیٰ رکھا گیا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے یہ بچہ مکرم میاں نذر محمد صاحب سابق درویش قادیان حال حافظ آباد کا پوتا اور مکرم علی محمد صاحب پریم کوٹ کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم محمد صدیق صاحب بابت ترکہ مکرمہ عالم بی بی صاحبہ)

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری ساکن مکان نمبر 24/16 محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری ہمشیرہ محترمہ عالم بی بی صاحبہ اہلیہ بابا جلال الدین صاحب درویش .قضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کے ترکہ کی رقم مبلغ -/335 روپے دفتر نظارت درویشاں میں موجود ہے۔ ان کی صرف ایک بیٹی محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد انور صاحب دارالیمن وسطی ربوہ ہیں۔ یہ رقم اسے ادا کر دی جائے۔ موصوفہ کا بھائی ہونے کے لحاظ سے مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

○ (محترمہ مختاراں بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم محمد ابراہیم صاحب)

محترمہ مختاراں بی بی صاحبہ بیوہ مکرم محمد ابراہیم صاحب ساکنہ مکان نمبر 9/12 محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند .قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 6/63 برقبہ ایک کنال واقعہ محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ میرے بیٹے مکرم زاہد محمود صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ مختاراں بی بی صاحبہ (بیوہ)
2- مکرم خالد محمود صاحب (بیٹا)
3- مکرم آصف محمود صاحب (بیٹا)
4- محترمہ شازیہ فرزانہ صاحبہ (بیٹی)
5- مکرم عاف محمود صاحب (بیٹا)
6- مکرم زاہد محمود صاحب (بیٹا)
7- مکرم محمود احمد صاحب (بیٹا)
8- مکرم نثار احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

اعلان داخلہ

○ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے مندرجہ ذیل مضامین میں ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1- انتھراپولوجی 2- بائیولوجی (Biology) 3- بزنس ایڈمنسٹریشن 4- کیمسٹری 5- کمپیوٹر سائنس 6- ارتھ (earth) سائنسز 7- اکنامکس 8- الیکٹرونکس 9- تاریخ 10- بین الاقوامی تعلقات 11- میتھ 12- پاکستان سٹڈیز 13- فزکس 14- پبلک ایڈمنسٹریشن 15- سٹیٹس

داخلہ میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔ اس کے علاوہ چند سیٹیں سیلف فنانس کی بنیاد پر بھی دی جا رہی ہیں۔ داخلہ فارم و پراسپکٹس یونیورسٹی سے -/200 روپے کے عوض نقد یا -/220 روپے کا کراس پوسٹل آرڈر بنام ٹریژرر قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے نام ارسال کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ہر زائد فارم لینے کی صورت میں -/100 روپے مزید ادا کرنے پڑیں گے۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7- جنوری 1997ء مقرر ہے۔

○ یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی نے 1997ء کے سیشن کے لئے مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1- سول انجینئرنگ 2- الیکٹریکل انجینئرنگ 3- میکینیکل انجینئرنگ

تعلیمی قابلیت- ایف ایس سی پری انجینئرنگ کم از کم 45 فیصد نمبروں کے ساتھ (اس کے علاوہ متعلقہ ٹیکنالوجی میں ڈپلومہ ہولڈرز بھی چند نشستوں پر داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں)

داخلہ فارم- دوصد روپے کے عوض نقد یا دوصد پچاس روپے کا پوسٹل آرڈر/بینک ڈرافٹ/منی آرڈر بنام ٹریژرر یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی بھجوا کر حاصل کر سکتے ہیں۔ داخلہ کا آغاز 27- دسمبر 96ء کو ہوگا۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 96-12-29 مقرر ہے۔

○ کراچی یونیورسٹی نے M.S.c بایو ٹیکنالوجی (Biotechnology) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ وہ طلبہ جنہوں نے B.S.c میں مائیکرو بیالوجی (Microbilogy) یا بایو کیمسٹری (Biochemistry) مضمون پڑھا وہ درخواست دینے کے اہل ہیں۔ داخلہ فارم وغیرہ U.B.L یونیورسٹی برانچ سے مبلغ 150 روپے ادا کر کے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 96-12-24 ہے۔

اہم اعلان

○ قائد اعظم یونیورسٹی میں ماسٹرز پروگرام میں داخلہ شروع ہو چکا ہے جس کا اشتہار نظارت نے روزنامہ الفضل کے مورخہ 96-12-16 میں شائع کروایا ہے۔ وہ احمدی طلباء و طالبات جو قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں داخلہ لینا چاہتے ہوں وہ نظارت سے بعض معلومات حاصل کر کے جائیں تاکہ ان کو کسی قسم کی مشکل نہ پیش آئے۔

احمدی طلباء و طالبات کے لئے ضروری اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو کسی بھی یونیورسٹی، کالج یا تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا اب داخلہ لے رہے ہوں۔ وہ نظارت تعلیم میں قائم انفارمیشن سیل (Information cell) کو مندرجہ ذیل معلومات ضرور بھجوائیں تاکہ دوسرے احمدی طلباء و طالبات جن کو ان ادارہ جات کے بارے میں معلومات درکار ہوں۔ اس سے استفادہ کر سکیں۔ اسی طرح اگر آپ کو کسی قسم کی معلومات یا راہنمائی درکار ہو تو بذریعہ ڈاک یا بالمشافہ معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کر سکتے ہیں۔

۱- ڈگری/ڈپلومہ کورس کا تازہ ترین میرٹ اور داخلہ سے متعلقہ ضروری معلومات۔
۲- اپنے شعبہ کا پراسپکٹس
۳- اگر ان کے علاوہ کوئی اور ضروری تعلیمی معلومات ہوں۔

طلباء و طالبات سے یہ بھی گذارش ہے کہ اگر وہ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارہ میں معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔ شکریہ۔

(نظارت تعلیم)

معلمین وقف جدید کی کلاس کا اجراء

○ معلمین وقف جدید کی نئی کلاس جنوری 97ء میں شروع ہوگی۔ جماعتوں کی طرف سے بہت بڑی تعداد میں معلمین کے مطالبے کئے جا رہے ہیں اس بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے وقف جدید کو معلمین کی ضرورت ہے۔

ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اور میٹرک پاس ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے درج ذیل کوائف کے مطابق 31- دسمبر 96ء تک دفتر کو ارسال فرما دیں۔ میٹرک کی سند کی نقل ساتھ شامل کریں۔

نام- ولدیت- عمر- تعلیم- سکونت

(ناظم ارشاد)

ہر بچہ وقف جدید میں حصہ لے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدی بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

آخر پر یہ بات یاددہانی کے طور پر کہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو کثرت سے اس میں شامل کریں۔ کوشش یہ کرنی چاہئے کہ کوئی احمدی بچہ ایسا نہ رہے جو وقف جدید میں شامل نہ ہو...... میں سمجھتا ہوں کہ تعداد بڑھائی جائے اور تھوڑا چندہ بھی بچے اور بعض نئے شامل ہونے والے پیش کریں۔

(ناظم مال وقف جدید)

سیکرٹریان وقف نو توجہ فرمائیں!

○ بچے کی پیدائش سے قبل تو تمام والدین سے نیا کوائف فارم (وقف نو میں شامل کرنے کے لئے) پر کروایا جا سکتا ہے لیکن بچے کی پیدائش کے بعد صرف لڑکے کا کوائف فارم پر کروایا جائے۔

(وکالت وقف نو)

پتہ درکار ہے

○ مکرم انیس احمد صاحب خالد ابن مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب نے 1980ء میں A/580 غلام محمد آباد فیصل آباد سے وصیت کی تھی اگر موصوف خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے بارے میں علم ہو تو نظارت بہشتی مقبرہ کو ان کے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

عہدیداران جماعت کا فرض

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون سا شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا..... ہر شخص اپنی ماہوار آمدنی کا چوتھا، نصف، تین چوتھائی یا اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دے"

چونکہ تحریک جدید کا سال 31- اکتوبر 1996ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اس لئے عہدیداران سے اس طرف خصوصی توجہ دینے کی درخواست ہے۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 21 - دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر مملکت مستعفی ہو جائیں۔ میں نواز شریف سے مل کر مشترکہ عبوری سیٹ اپ بنانے کو تیار ہوں۔ اگر غیر جانبدار عبوری نگران مقرر نہ کئے گئے تو انتخابی نتائج تسلیم نہیں کریں گے۔ الیکشن لڑنے یا نہ لڑنے کا فیصلہ پارٹی کرے گی۔ عوامی جدوجہد کا آپشن کھلا رکھا گیا ہے۔ الیکشن میرے اور لغاری کے درمیان جنگ ہے۔ وہ پارٹی پر نئی قیادت مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کراچی میں ایک بیان میں کہا کہ انتخابی قواعد میں حالیہ ترمیم یہ ثابت کرتی ہے کہ صدر لغاری بدعنوان بااثر افراد کے مفادات کو فروغ دے رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ صدر بدعنوان افراد کو اقتدار میں لانے کے لئے دھاندلی کریں گے اور اپنے من پسند افراد کو اہم وزارتیں دیں گے تاکہ اپنے مالی مفادات کا تحفظ کر سکیں انہوں نے الزام لگایا کہ آصف زرداری کو مرتضیٰ بھٹو کیس میں ملوث کرنے کا حکم ایوان صدر سے آیا ہے۔ مگر مجھے سیاسی طور پر بلیک میل کرنے کا کوئی حربہ کامیاب نہیں ہو گا۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ مسٹر عمران خان نے کہا ہے کہ ابھی تک الیکشن کی امید نہیں۔ رمضان میں میں وزیر اعظم بن جاؤں گا۔

○ نگران وزیر اطلاعات و فروغ ذرائع ابلاغ مسٹر ارشاد حسن حقانی نے کہا ہے کہ سابق وزیر اعظم اور ان کے شوہر کے خلاف کوئی الزام ثابت نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ عوام کا شعور بلند ہو گیا۔ اگلی حکومت کو کارکردگی بہتر بنانا ہو گی انہوں نے کہا کہ ضیاء الحق اور فاروق الحق کی مشابہت غلط ہے انہوں نے تجویز کیا کہ قومی اسمبلی کی 50 نشستیں متناسب نمائندگی کے تحت پر کی جائیں۔

○ معزول وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آصف زرداری کو مرتضیٰ کیس میں ملوث کرنے سے انکار پر ایس ڈی ایم کو تبدیل کر دیا گیا۔ مستعفی ہونے والے وزیر قانون نے احتساب آرڈی ننس میں ترمیم کو سیاسی دباؤ کا نتیجہ قرار دیا۔ اس کا مطلب ہے کہ صدر آئین کی توہین کر رہے ہیں۔ ایس ڈی ایم سول لائنز نے کہا کہ گرفتار شدگان کو پیش کیا گیا نہ اس کا جواز ہے۔ اب نئے ایس ڈی ایم کے ذریعے یہ کام کرایا جا سکتا ہے۔ ہم نے اعلیٰ عدالتوں کو آگاہ کر دیا ہے۔ عبداللہ شاہ کے کیس میں ایک ریٹائرڈ ایڈمرل بھی گرفتار ہے ہم تو جیل کے عادی ہیں مگر نوکر شاہی کے لوگوں کو تجربہ نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ امین فہیم وزیر اعظم نہیں بنیں گے۔

○ مستعفی ہونے والے وزیر قانون ریٹائرڈ جسٹس مسٹر فخرالدین جی ابراہیم نے بتایا ہے کہ انتخابی قوانین نواز شریف کے خط پر تبدیل کئے گئے۔ صدر چیف جسٹس کے دباؤ میں تھے۔ مجھے کہا کہ وزارت تعلیم لے لو یا جاؤ۔ قرضوں کی ری شیڈیولنگ بینک افسر کر سکتے ہیں۔ میرا موقف یہ تھا کہ یہ اقدام ایک پارٹی کے فائدے کے لئے کیا گیا ہے۔

○ کھر خاندان نے آزاد حیثیت میں الیکشن لڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ میں کاغذات نامزدگی داخل کئے جانے کے بعد کوئی تبصرہ کروں گا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ نگران حکومت آصف زرداری کو کسی نہ کسی طرح زیر حراست رکھنا چاہتی ہے۔ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آصف کی گرفتاری کا مقصد مجھے بلیک میل کرنا اور پیپلز پارٹی کو ہائی جیک کرنا ہے۔

○ کراچی میں گزشتہ روز معمولی نوعیت کے زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

○ مسٹر آصف زرداری کو مرتضیٰ بھٹو کیس میں پوچھ گچھ کے لئے وومن پولیس سٹیشن منتقل کر دیا گیا۔

○ سابق وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا کہ صدر اور نگران وزیر اعظم خود اپنے بچھائے ہوئے جال میں پھنس گئے ہیں۔

○ جہانیاں میں ڈاکو ایک جیولر کو گولی مار کر 35 لاکھ روپے لوٹ کر لے گئے۔ لوگوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا اور خانیوال بائی پاس پر ٹریفک بلاک کر دی۔ ڈاکوؤں کا سراغ نہیں ملا۔

○ لاہور میں ایک کروڑ پتی کو اغوا کر لیا گیا۔ اس کے لواحقین نے الزام لگایا ہے کہ اس کے مخالفین نے بوڑھے کروڑ پتی کو اغوا کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے۔

○ آصف زرداری اور الائیڈ بینک کے سابق صدر مسٹر شوکت کاظمی کے خلاف ریفرنس تیار کر لئے گئے ہیں۔

○ مسٹر آصف زرداری نے ویمن پولیس اسٹیشن کراچی میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اگر موت لکھی ہے تو کوئی نہیں بچا سکتا۔ اگر خداوند کریم کی طرف سے مجھے مہلت حاصل ہے تو فاروق لغاری اور ممتاز بھٹو جیسے لوگ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

○ آبپاشی کا نظام سرکاری تحویل سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ چاروں صوبوں میں آبپاشی کی خود مختار اتھارٹیاں قائم ہوں گی۔ جس کے تحت کسانوں کی منتخب تنظیمیں پانی کی تقسیم کی نگرانی کریں گی۔ سرکاری اختیارات ختم ہو جائیں گے۔ اتھارٹیوں کے ناموں کا مخفف "پیڈا" ہو گا۔ عالمی بینک کے نظام کی مکمل نج کاری کا مطالبہ کیا تھا لیکن حکومت نے اپنی تجاویز منوا لیں۔

○ پنجاب کے نگران وزیر اعلیٰ مسٹر افضل حیات نے کہا ہے کہ کسی امیدوار کو اسلحہ اور بدمعاشوں کے بل بوتے پر انتخابی مہم چلانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ صوبے میں امن و امان کے لئے تمام مفروروں کی گرفتاری کا حکم دے دیا گیا آج کے بعد کوئی بدمعاش آزادانہ نہیں پھر سکے گا۔ قانون شکنی کی اجازت نہیں دیں گے۔ ہم ایسے احتساب کے حامی ہیں جس سے بدعنوان لوگ کسی صورت بچ نہ سکیں اس لئے ہر کیس سوچ سمجھ کر عدالت کو بھجوایا جا رہا ہے۔ انتخابات مقررہ وقت پر ہوں گے اس بارے میں کسی کو شک میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے صاف اور شفاف الیکشن کرانے کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ تاریخی شفاف الیکشن کرا کے 90 روز میں باعزت واپس جائیں گے۔ انتخابات کے لئے اپنی غیر جانبداری مشکوک نہیں ہونے دیں گے۔ ڈس انفارمیشن پھیلانے والے اپنے احتساب سے خوفزدہ ہیں۔ صوبائی حکومت انتخابات کے لئے فول پروف اقدامات کرے۔ انہوں نے سعودی عرب کے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو کہا کہ وہ بلاخوف و خطر سرمایہ کاری کے لئے آئیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف کو ہمارا اسلام پسند نہیں تو نیازی اور ساجد میر کا اسلام قبول کر لیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ان کے اسلام میں سود جائز ہے۔ کچھ لوگ بے نظیر کو بڑی برائی قرار دے کر ڈرایا کرتے تھے۔ بے نظیر اب واپس نہیں آسکتیں۔

○ باوثوق ذرائع نے الزام لگایا ہے کہ مستعفی ہونے والے وزیر قانون مسٹر فخرالدین جی ابراہیم نے پیپلز پارٹی کو ایشو دینے کے لئے استعفیٰ دیا۔ انہوں نے اپنی پسند کا سیکرٹری مقرر نہ ہونے پر پی پی پی اور دیگر سیاسی قوتوں سے رابطہ کیا۔ الزام میں کہا گیا ہے کہ پیپلز پارٹی کی قیادت کے مشورے پر اپنی مرضی کا سیکرٹری لانے کے لئے نگران وزیر اعظم پر دباؤ بڑھا دیا۔ اور معاملات پریس میں لے جانے کی بھی دھمکی دی جو غیر موثر رہنے پر وزارت سے استعفیٰ دے دیا۔

○ آئندہ انتخابات تک وفاقی کابینہ میں توسیع نہیں کی جائے گی۔ سیدہ عابدہ حسین اور فخرالدین جی ابراہیم کی جگہ کسی کو وزیر نہیں بنایا جائے گا۔

○ تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا ہے کہ چور کبھی چور کا احتساب نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا کہ مشکوک امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد کر دیئے جائیں۔

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

8 فٹ سائز سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلیویژن کا رزلٹ بڑا شاندار (یعنی عام 16 فٹ ڈش کے برابر)

• اعلیٰ کوالٹی بھاری میٹریل ڈش
• آزمودہ مشہور زمانہ ونر سیٹ ریسور نیا ماڈل
• گارڈنر LNB امریکہ اور جاپانی وائر
• تمام اشیاء جینوئن اور No 1 گارنٹی کیساتھ
فری فٹنگ • فری سروس • پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت۔
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
آپکی سہولت کیلئے ہمارے فون نمبرز
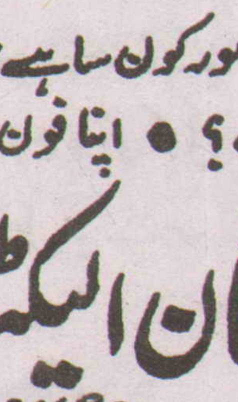
211274
04524 - 213123
213223

احمدیہ ٹیلیویژن اور ڈش کو اپنے گھر کی زینت بنا کر روحانی مائدہ سے فیض یاب ہوں اور واضح تصویر اور صاف آواز لینے کیلئے ہمیں مطلع کریں۔ • ریسیور کون سا ہے؟ • LNB کون سی ہے؟ • LNB کا درجہ کیا ہے؟ • ڈش کس سائز کی ہے؟ • اپنا فون نمبر اور گھر کا پتہ؟
شاہین پے ٹی وی کا اینٹنا اور ہر سائز میں ڈش اینٹنا اور اس کا سامان خریدنے کیلئے با اعتماد نام
عثمان الیکٹرونکس
پٹیالہ گراؤنڈ نجاب بلڈنگ 1۔ لنک میکلوڈ روڈ لاہور
فون: 7231680 7231681 7223204 7353105